



سوال

(104) فرض سے قبل نفل رکعتوں کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز ادا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے اس طرح مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(رحم اللہ امرئ صلی قبل العصر أربعاً)

"اللہ اس آدمی پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کیں۔"

(ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر (430) البوداؤد 1251، مسند احمد 2/115، ابن خزیمہ 1193، ابن حبان 616)

اس کے متعلق بسند حسن علی رضی اللہ عنہ سے روایت بھی ہے کہ

(كان النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُفْضِلُ يَمِينَهُ بِالتَّنْزِيلِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقربین اور ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں، مومنوں پر سلام کے ذریعے فاصلہ کرتے تھے۔"

(مسند احمد 1/80، 142، 143، 146، ابن ماجہ 1161 ترمذی 429، 598، 599)

ان ہر دو قولی اور فعلی احادیث سے ثابت ہوا کہ عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا بالکل جائز اور درست ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رکعات ادا کرنے والے کے لئے رحم کی دعا کی ہے اور خود بھی اس پر عمل کیا ہے۔



اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنا بھی صحیح و درست ہے اور قولی و فعلی دونوں حدیثوں سے ثابت ہے صحیح البخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو تیسری بار فرمایا جو چاہے پڑھ لے، یہ آپ نے اس لئے کہا کہ کہیں لوگ اسے مستقل سنت نہ بنالیں۔ صحیح ابن حبان وغیرہ میں عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی۔ (صحیح ابن حبان 615 موارد النظمآن) لہذا یہ دو رکعت بھی اگر کوئی ادا کرنا چاہے تو بالکل جائز اور درست ہے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب الصلوٰۃ، صفحہ: 150

محدث فتویٰ